از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

حضرت علامہ شمس الحق افغانی ایک جامع العلوم ہستی

۱۶ اگست ۸۳ء کو حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ کا وصال ہوا۔ نماز جنازہ اسی دن شام ۶ بجے ان کے آبائی گاؤں تنگ زئی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے پڑھایا اور نماز کے بعد جنازہ کے شرکاء سے مختصراً حسب ذیل خطاب بھی ارشاد فرمایا جو نذر قارئین ہے۔

(نحمدہٗ ونصلی) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موت العالم موت العالم۔ حضرت مولانا مرحوم کی جدائی ہم سب کے لئے صوبہ سرحد اور پاکستان کے لئے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے لئے ایک انتہائی صدمہ ہے۔ حضرت مولانا شمس الحق رحمۃ اللہ کی اس وقت اس زمانہ میں مثال اور نظیر علم میں کوئی پیش نہیں کرسکتا۔ اپنے دور میں بے نظیر اور بے مثال تھے۔ ایسی پاکیزہ اور جامع العلوم ہستی ہم سے جدا ہوگئی۔ مولانا نہ صرف قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے ایک بڑے محقق بلکہ موجودہ دور کے سیاسی اقتصادی اور دیگر جدید مسائل کے بھی جید عالم تھے۔ یورپ نے جو گندگی پھیلائی اس کے ازالہ کا مولانا مرحوم کو ایک خاص ملکہ تھا۔ وہ ایک بے مثال مینار تھے کسی ایک فن کا نہیں بلکہ دور جدید کے سارے مسائل کا حل اور تجاویز رکھتے تھے۔ ہم سے جب بھی کسی نے ایسے جامع عالم کے بارہ میں پوچھا تو فوراً مولانا مرحوم کا نام ہی سامنے آتا۔ عوام کو ان کی قدر معلوم نہیں کہ مولانا کیا شان رکھتے تھے کہ ؏

قدر زر زرگر شناسد قدر جوہر جوہری

وہ بلاشبہ علوم کے سمندر تھے علوم قدیم و جدیدہ کے۔ تحریر و تقریر سے دین کی وضاحت اور تشریح کرنے والے تھے۔ ترجمان دین تھے یہاں گھر پر تو کم ہی رہے دیوبند میں جو عالم اسلام کے لئے مرکز علوم اسلامیہ ہے، ان کا علمی شان ظاہر ہوا۔ جیسے امام بخاری اور دیگر اسلاف کسی شہر بصرہ، کوفہ وغیرہ سے گذرتے تو وہاں کے لوگ علمی شان معلوم کرنے امتحان لیتے۔ تو حضرت افغانی جب دیوبند تشریف لائے تو سینکڑوں علماء و طلباء مختلف النوع مسائل میں تفتیش و تحقیق کرنے لگ گئے۔ آپ ایسے شافی جواب دیتے کہ سب نے کہا کہ ان کے بارہ میں جو کچھ سنا تھا اس سے بہت بلند پایا یہ تو بحر ذخار ہیں، ایک ایک بات موتی اور جوہر کی طرح ہوتی، ایسا معقول انداز بیان ایسی فصاحت و بلاغت کہ حیرت ہوتی۔

تو بھائیو! آج ہم سب، خصوصاً پاکستان ایک مایۂ ناز اور سرمایۂ افتخار عالم سے محروم ہوگیا جو واقعی وارث الانبیاء تھا۔ العلماء ورثۃ الانبیاء۔ آج اس وارث الانبیاء ہستی سے ہم محروم ہوگئے تو جتنے بھی روئیں جتنا بھی افسوس کریں اور جتنا بھی حسرت کریں تو کم ہے۔ آج ہم یتیم ہوگئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عالم کی موت عالَم کی فنا ہے۔ فرمایا قیامت سے قبل علماء اٹھا لئے جائیں گے۔ اور جب علماء سے مخلوق محروم ہو جائے گی اور دین سکھانا بند ہوگا تو دین پر عمل بھی بند ہو جائے گا تو قیامت کیوں قائم نہ ہو۔ آج ہم باعمل عالم ایک محقق عالم اور محدث اور ماہر علوم قدیم و جدیدہ اور ہر باطل کے مقابلہ کے لئے دلائل کا انبار لگانے والے ہستی کے سایہ سے محروم ہوگئے ہیں۔ حق تعالیٰ ان کو درجات عالیہ اور مقامات قرب سے نوازے اور ان کے برکات و فیوضات سے ہم سب کو مالامال کرے ؂